05313
۸۳/۲

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ

اگر کوئی شخص ڈیجیٹل تصویر اس طور پر کھینچتا ہے (سیلفی)
یا کھنچواتا ہے کہ اس تصویر میں کوئی غیر محرم نہ ہو اور نہ کوئی فحش منظر
ہو اور بلا ضرورت محض تفریح و سیر گاہیں و یادگاری کے لیے ایسا کرتا ہو۔
اور حال یہ ہو کہ اسے پرنٹ بھی نہ کروائے۔
کیا اس طرح تصویر Background کے ساتھ یا سیلفی لینا
جائز ہے؟ اگر جائز ہے تو کھینچنے والا گناہ گار ہوگا؟

مستفتی محمد نعیم جاوید
درجہ سادسہ
جنڈ انوالہ ضلع بھکر سے تعلق ہے۔
0307-0063966
0345-7691055

دار الافتاء
فتوی نمبر ۸۷/۱۸۷۸
مورخہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداومصلیا

ڈیجیٹل تصاویر جیسے موبائل اورڈیجیٹل کیمرے کے ذریعہ کھینچی گئی تصاویر دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی اور متعدد اہل فتویٰ علماء کرام کی تحقیق کے مطابق حرام تصویر میں داخل نہیں (بشرطیکہ کاغذ وغیرہ پر اس کا پرنٹ نہ لیا گیا ہو اور اگر کسی بھی چیز پر تصویر کا پرنٹ نکال لیا گیا ہو تو وہ جائز نہیں)، البتہ جس چیز کو باہر سے حقیقت میں دیکھنا جائز ہے، اس کو اس ڈیجیٹل تصویر وغیرہ میں بھی دیکھنا جائز ہے لیکن جس کو باہر دیکھنا جائز نہیں، اس کو ڈیجیٹل تصویر میں بھی دیکھنا جائز نہیں، لہٰذا فواحش و منکرات اور اجنبی عورتوں پر بنی تصاویر ڈیجیٹل کیمرے کے ذریعہ کھینچی گئی ہوں یا موبائل اور کمپیوٹر کے کیمرے کے ذریعہ کھینچی گئی ہوں انکا استعمال چاہئے سوشل میڈیا پر کیا جائے یا الیکٹرانک میڈیا پر وہ کسی بھی طرح جائز نہیں البتہ اگر مرد حضرات فواحش و منکرات اور نامحرم عورتوں کی تصاویر سے بچتے ہوئے ڈیجیٹل کیمرے سے جائز تصاویر سوشل میڈیا پر اپنے تعارف کے غرض سے لگالیں تو راجح قول کے مطابق وہ تصویر محرّم میں داخل نہیں، تاہم تفاخر یا دوسروں کو نیچا دیکھانے کی غرض سے ایسا کرنا درست نہیں، نیز احتیاط اس میں ہے کہ سوشل میڈیا پر تصویریں اپلوڈ نہ کرے کیونکہ بہت سے علماء کرام اِس کو تصویر محرّم میں داخل مان کر ناجائز کہتے ہیں۔

واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم

عباد اشرف غفراللہ لہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۹/جمادی الثانیہ/۱۴۳۸ھ

۹/مارچ/۲۰۱۷ء

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفراللہ لہ

مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

۹/۶/۱۴۳۸ھ

۹/۳/۲۰۱۷ء

الجواب صحیح

[illegible]

۹/۶/۳۸

الجواب صحیح

[illegible] عفی عنہ

۹/۶/۱۴۳۸ھ

دار الافتاء

Scanned by CamScanner